12406 ـ اسلام قبول کرنے کے بعد کفر کی بنا پر قتل کرنا

سوال

مرتد کی سزا قتل ہے، اس میں اتنی شدت اور سختی کیوں ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

دین اسلام سے مرتد ہونے والے شخص کی سزا قتل ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم میں سے جو کوئی بھی اپنے دین سے پھر جائے اور مرتد ہو جائے اور وہ کفر کی حالت میں ہی مر جائے تو یہی وہ لوگ ہیں جن کے سارے اعمال دنیا و آخرت میں تباہ ہو گئے، اور یہی جہنم والے ہیں اس میں ہمیشہ رہینگے البقرۃ (217).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو شخص اپنا دین بدل لے اسے قتل کر دو "

اسے امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں روایت کیا ہے.

حدیث کا معنی یہ ہے کہ: جو شخص بھی دین اسلام چھوڑ کر کسی اور دین میں چلا جائے اور اس پر قائم رہے اور توبہ نہ کرے تو اسے قتل کر دیا جائیگا.

اور صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی ثابت ہے کہ:

" جو مسلمان بھی اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور الہ نہیں، اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس کا خون کرنا حلال نہیں، لیکن تین وجہ سے اسے قتل کیا جا سکتا ہے، جان کے بدلے جان، اور شادی شدہ زانی کو، اور دین سے نکل جانے اور جماعت کو ترک کرنے والے کو "

اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے.

مرتد کی سزا میں تشدید کئی ایک امور کی بنا پر ہے جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

1 ـ یہ سزا دکھلاوے یا بطور نفاق اسلام قبول کرنے سے روکنا ہے، اور اس کے لیے اسلام پر کاربند رہنے کا باعث ہے، تو اسے علم و بصیرت کے ساتھ اسلام قبول کرنے کا اقدام کرنا ہو گا، اور اسے علم ہو کہ دنیا و آخرت میں اس کا انجام کیا ہے.

کیونکہ اسلام قبول کرنے کا اعلان کرنے والا اسلام کے سارے احکام و قوانین پر راضی و خوشی اوراپنے اختیار سے پابندی کے ساتھ عمل کرنے کی موافقت کر رہا ہے، اس بنا پر اگر وہ دین اسلام سے مرتد ہو جاتا ہے ہے تو اسے قتل کی سزا دی جائیگی.

2 ـ جس نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا وہ مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہو چکا ہے، اور جو شخص مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہو گیا اس سے جماعت کی مکمل ولاء و دوستی اور مدد و نصرت مطلوب ہے اور ہر وہ چیز جو جماعت میں فتنہ و فساد کا باعث ہو یا جماعت کو گرانے یا اس کی وحدت کی تفریق و پھوٹ کا باعث ہو اسے ختم کرنے کا پابند ہے.

اور دین اسلام سے ارتداد مسلمانوں کی جماعت اور اس کے نظام الہی سے خارج ہونا، اور اس میں نقصان دہ اثرات لانے کا باعث ہے، اور اس جرم کے ارتکاب سے لوگوں کو روکنے کے لیے قتل کی سزا ہی سب سے بڑا ڈراوہ اور دھمکی ہے.

3 ـ کمزور ایمان کے مالک مسلمان اور اسلام کے مخالف دوسرے لوگ مرتد کے بارہ میں یہ خیال کرینگے کہ اس نے اسلام کی حقیقت اور اس کی تفصیلات دیکھ کر ہی اسلام کو ترک کیا ہے، اگر وہ حق ہوتا تو وہ دین اسلام سے نہ پھرتا، تو اس وقت وہ مرتد کی جانب سے اسلام کے نور کو ختم کرنے کے بارہ میں ہر قسم کے شکوک و شبہات، اور کذب و افتراء اور خرافات کو قبول کرینگے، اور اس سے دلوں میں نفرت پیدا ہوگی، اس لیے اس وقت مرتد کو قتل کرنا واجب اور ضروری ہے؛ تا کہ دین حق کو جھوٹے اور افترا پردازوں کی حفاظت ہو سکے، اور اسلام کی طرف منسوب لوگوں کے ایمان بھی محفوظ رہیں، اور دین اسلام میں داخل ہونے والوں کی راہ سے گندگی بھی صاف ہو.

4 ـ اور ہم یہ بھی کہینگے کہ: جب موجودہ دور میں بشری قوانین کی حفاظت کے لیے اور معاشرے کو تباہ کرنے والے جرائم مثلا نشہ آور اشیاء وغیرہ سے روکنے کے لیے قتل کی سزا رکھی گئی ہے، تو جب بشری قوانین کو محفوظ

رکھنے کے لیے ایسا ہے تو پھر اللہ کے دین حق جس کے سامنے اور نہ ہی پیچھے باطل آ سکتا ہے، اور جو سارے کا سارا دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی پر مشتمل ہے، اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اپنے ارتدا کو جائز قرار دینے، اور اپنی گمراہی میں پڑنے کی بنا اس دین کے خلاف سازش اور زیادتی کرنے اور اس کا نور مٹانے کی کوشش کرنے والے، اور اس کی شہرت کو خراب کرنے والے، اور اس کے خلاف جھوٹ و افترا پردازی کرنے والے کو سخت ترین سزا دی جائے.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (21 / 231).

واللہ اعلم .